مثال

ا : ۰۷ پیراگراف ۷ : ۶۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی فعل کے فا کلمہ کی جگہ اگر کوئی حرف علت یعنی "و" یا "ی" آجائے تو اسے مثال کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ فا کلمہ کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے مثال واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے مثال یائی کہتے ہیں۔ اس سبق میں ان شاء اللہ ہم مثال میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲ : ۰۷ مثال میں ثلاثی مجرد سے فعل ماضی (معروف اور مجہول) دونوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ البتہ مزید فیہ سے ماضی کے چند ایک صیغوں میں تبدیلی ہوتی ہے اور مثال یائی میں مثال واوی کی نسبت کم تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ بہرحال جو بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں ان میں سے زیادہ تر مندرجہ ذیل قواعد کے تحت ہوتی ہیں۔

۳ : ۰۷ مثال واوی میں ثلاثی مجرد کے فعل مضارع معروف میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ مثال واوی اگر باب ضَرَبَ' حَسِبَ یا فَتَحَ سے ہو تو اس کے مضارع معروف میں واو گر جاتا ہے لیکن اگر باب سَمِعَ یا کَرُمَ سے ہو تو واو برقرار رہتا ہے۔ جبکہ باب نَصَرَ سے مثال (واوی یا یائی) کا کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً وَعَدَ (ض) = "وعدہ کرنا" کا مضارع یَوْعِدُ کے بجائے یَعِدُ ہوگا وَرِثَ (ح) = "وارث ہونا" کا مضارع یَوْرِثُ کے بجائے یَرِثُ اور وَهَبَ (ف) = "عطا کرنا" کا مضارع یَوْهَبُ کے بجائے یَهَبُ ہوگا۔ اس کے برخلاف وَجِلَ (س) = "ڈر لگنا" کا مضارع یَوْجَلُ ہی ہوگا۔ اسی طرح وَحُدَ (ک) = اکیلا ہونا کا مضارع یَوْحُدُ ہی ہوگا۔

۴ : ۰۷ باب سَمِعَ کے دو الفاظ خلاف قاعدہ استعمال ہوتے ہیں اور یہ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں لہٰذا ان کو یاد کرلیجئے۔ وَسِعَ (س) = پھیل جانا' وسیع ہونا۔ اس کا مضارع قاعدہ کے لحاظ سے یَوْسَعُ ہونا چاہئے تھا لیکن یہ یَسَعُ استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح وَطِی (س) = "روندنا" کا مضارع یَوْطَو کے بجائے یَطَو استعمال ہوتا ہے۔

۵ : ۷۰ یہ بات یاد رکھیں کہ مضارع مجہول میں گرا ہوا واو واپس آجاتا ہے مثلاً یَعِدُ کا مجہول یُفْعَلُ کے وزن پر یُوْعَدُ ہوگا۔ اسی طرح سے یَرِثُ کا مجہول یُوْرَثُ اور یَهَبُ کا یُوْهَبُ ہوگا۔

۶ : ۷۰ دوسرا قاعدہ جو مثال میں استعمال ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ واو ساکن کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو واو کو ی میں بدل دیتے ہیں اور اگر یاء ساکن کے ماقبل ضمہ ہو تو ی کو واو میں بدل دیتے ہیں مثلاً یَوْجَلُ کا فعل امر اِوْجَلْ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت اِیْجَلْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے یَقُظَ (ک) = "بیدار ہونا" باب افعال میں اَیْقَظَ ' یُیْقِظُ بنتا ہے لیکن اس کا مضارع اس قاعدہ کے تحت تبدیل ہو کر یُوْقِظُ ہو جاتا ہے۔

۷ : ۷۰ تیسرے قاعدے کا تعلق صرف باب افتعال سے ہے اور وہ یہ ہے کہ باب افتعال میں مثال کے فا کلمہ کی "و" یا "ی" کو "ت" میں تبدیل کر کے افتعال کی "ت" میں مدغم کو دیتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات نوٹ کر لیں کہ "و" کو تبدیل کرنا لازمی ہے جبکہ "ی" کی تبدیلی اختیاری ہے۔ مثلاً وَصَلَ باب افتعال میں اِوْتَصَلَ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت اِیْتَصَلَ اور پھر اِتَّصَلَ ہو جائے گا۔ جبکہ یَسَرَ باب افتعال میں اِیْتَسَرَ بھی استعمال ہوتا ہے اور اِتَّسَرَ بھی۔

۸ : ۷۰ آپ کو یاد ہوگا کہ مہموز الفاء میں صرف ایک فعل یعنی اَخَذَ کا ہمزہ باب افتعال میں تبدیل ہو کر "ت" بنتا ہے مگر مثال واوی سے باب افتعال میں آنے والے تمام افعال میں "و" کی "ت" میں تبدیلی لازمی ہے۔ خیال رہے کہ مثال واوی سے باب افتعال میں آنے والے افعال کی تعداد زیادہ ہے جبکہ مثال یائی سے باب افتعال میں کل تین چار افعال آتے ہیں۔

۹ : ۷۰ اب آپ نوٹ کرلیں کہ باب افتعال کے مذکورہ قاعدہ کا اطلاق پوری صرف صغیر پر ہوتا ہے۔ مثلاً اِوْتَصَلَ سے اِتَّصَلَ یَوْتَصِلُ سے یَتَّصِلُ، اِوْتَصِلْ سے اِتَّصِلْ، مُوْتَصِلٌ سے مُتَّصِلٌ، مُوْتَصَلٌ سے مُتَّصَلٌ اور اِوْتِصَالٌ سے اِتِّصَالٌ۔

۱۰ : ۷۰ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مثال کا فعل امر اس کے مضارع کی استعمالی شکل سے قاعدے کے مطابق بنتا ہے۔ مثلاً وَهَبَ کا مضارع یَهَبُ استعمال ہوتا ہے۔ فعل امر بنانے کے لئے علامت مضارع گرائیں گے تو پہلا حرف متحرک ہے۔ اس لئے ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف لام کلمہ کو مجزوم کریں گے تو فعل امر هَبْ بنے گا۔ وَسُمَ (ک) = خوبصورت ہونا کا مضارع یَوْسُمُ ہے۔ اس سے فعل امر بنانے کے لئے ہمزۃ الوصل لگا کر لام کلمہ مجزوم کریں گے تو فعل امر اُوْسُمْ بنے گا۔

ذخیرۂ الفاظ

وَكَلَ (ض) وَكْلاً = سپرد کرنا	عَرَضَ (ض) عَرْضًا = پیش کرنا
(تفعل) لَهٗ = کامیابی کا ضامن ہونا	(ن) عَرْضًا = کسی چیز کے کنارے میں جانا
(تفعل) علیه = کامیابی کے لئے بھروسہ کرنا	عَرُضَ (ک) عَرَاضَةً = چوڑا ہونا
وَلَجَ (ض) وُلُوْجًا، لِجَةً = داخل ہونا	(افعال) = منہ موڑنا، اعراض کرنا
(افعال) = داخل کرنا	وَزَرَ (ض) وِزْرًا، زِرَةً = بوجھ اٹھانا
يَقِنَ (س) يَقْنًا = واضح اور ثابت ہونا	وِزْرٌ (ج اَوْزَارٌ) = بوجھ
(افعال) = یقین کرنا	وَذَرَ (ف) وَذْرًا = چھوڑنا
يَسَرَ (ض) يَسْرًا = سہل و آسان ہونا	وَجَدَ (ض) وَجْدًا، جِدَةً = پانا
(تفعیل) = سہل و آسان کرنا	وَعَدَ (ض) وَعْدًا، عِدَةً = وعدہ کرنا
وَرِثَ (ح) وَرْثًا، رِثَةً = وارث ہونا	وَضَعَ (ف) وَضْعًا، ضَعَةً = رکھنا، بچہ جننا
(افعال) = وارث بنانا	وَقَعَ (ض) وُقُوْعًا = گرنا، واقع ہونا
وَعَظَ (ض) وَعْظًا، عِظَةً = نصیحت کرنا	وَزَنَ (ض) وَزْنًا، زِنَةً = تولنا، وزن کرنا
	وَجِلَ (س) وَجْلاً = خوف محسوس کرنا، ڈرنا
	شَرَحَ (ف) شَرْحًا = پھیلانا، کشادہ کرنا
	= بات کے مطالب کو کھولنا۔

مشق نمبر ۶۸ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی شکل اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرفِ صغیر کریں۔

۱۔ وض ع (ف) ۲۔ وج د (ض) ۳۔ وج ل (س) ۴۔ ی ق ن (افعال)
۵۔ وک ل (تفعّل) ۶۔ وک ء (افتعال) ۷۔ ودع (استفعال)

مشق نمبر ۶۸ (ب)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں :

(۱) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ (۲) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ (۳) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى (۴) فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ (۵) فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ (۶) وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (۷) وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ
(۸) وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
(۹) قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا (۱۰) وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ
(۱۱) وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ (۱۲) عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ (۱۳) فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۱۴) قَالُوْا لَا تَوْجَلْ (۱۵) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى (۱۶) رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ (۱۷) اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ (۱۸) اِنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ (۱۹) وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ
الْكِتٰبَ (۲۰) وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ